Hazara Islamicus, Vol.:09, Issue: 02,July-Dec 2020
PP: 93-108

OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

# رسم ورواج اور معاشرتی اقدار کے نام پر عورتوں کی حقوق تلفی

# Subjugation of women rights in the disguise of cultural practices and rituals

**Dr. Basheer Ahmed Dars**
*Lecturer ,Mehran University ,SZAB Campus Khairpur Mir's*

**Dr. Hadi bux Chhijan**
*Assistant Professor, Mehran University ,SZAB Campus Khairpur Mir's*

## Abstract

*Islam has blessed both men and women equally and the system gives them their just status and respect. Islam has freed women from the life of misery and mistreatment that they were living in the pre-Islamic era. It eliminates all those rituals of Jahiliyyah that were against the dignified status of women. A number of rights were given to them that was unheard of in the past generations and previous civilizations. Even some of the greatest civilizations such as the Greeks, the Egyptians, the Indians, The Chinese, The Persians, failed to give women the status and respect they deserved. They were not only mistreated but also sold like a commodity for the pleasure of men. They did not have any social, economic, and political rights. They were not allowed to trade. They were always considered subordinate or even slaves, of their fathers, husbands, brothers, and sons. They did not even have a right to object to their situation. When Islam came, it blessed women and took them out from the deep and dark pit that the society of that time had put them in. This paper presents an overview of how the rights of women are subjugated in various cultures in terms of the protection of their life, honor, development, financial status, and religious freedom. After setting this context, the paper presents the Islamic view*

*for the protection of women's rights in these five realms of life.*

**Keywords:** *SUBJUGATION, WOMEN, RIGHTS, DISGUISE, CULTURAL, RITUALS*

**تعارف:**

دین اسلام نے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بعد سب سے زیادہ تاکید بندوں کے ادائیگی حقوق پر دی ہے بلکہ اس ادائیگی کو عبادت بھی قرار دیا ہے اور عدم ادائیگی کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا موجب قرار دیا ہے۔ دین اسلام بلافرق جنسیت و قومیت تمام انسانوں کو پانچ اہم ترین بنیادی حقوق عطا کرتا ہے:

تحفظ جان

تحفظ مال

تحفظ عرض

تحفظ نسل

تحفظ دین

دین اسلام نے تمام انسانوں کو اور بالخصوص اپنے ماننے والوں کو پابند کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی ان پانچ چیزوں کی نہ صرف حفاظت کریں بلکہ ان کی ہتک آمیزی کو حرام قرار دیا ہے۔

**(1) تحفظ جان:**

قبل از اسلام وجود زن کو ایک بوجھ سمجھا گیا اور معاشرتی اور دقیانوسی توہم پرستی کی وجہ سے لڑکیوں کو زندہ در گور کیا گیا تھا، لیکن دین اسلام نے عورت کو زندگی کا تحفظ دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ[1]

" اور جب زندہ در گور کی ہوئی بچیوں سے پوچھا جائے گا کس الزام میں قتل کیا گیا"

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا[2]

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم تمھیں بھی رزق دیتے ہیں اور انھیں بھی۔ بے شک ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے"

تمام نصوص سے یہ واضح ہے کہ مرد یا عورت کا قتل برابر کا جرم ہے اور دونوں کیلئے قصاص و دیت کے دلائل بھی یکساں ہیں، لیکن ہمارے معاشرے میں کئی ایسے رسمی اور معاشرتی اسباب ہیں جن وجہ سے عورت اپنا حق جان کھو بیٹھی ہے ان میں سے ایک قتل غیرت ہے:

**قتل غیرت کی وجہ سے حق تحفظ جان کی تلفی:**

"مُختلف زبانوں میں غیرت کے نام پر ہونے والے قتل کو مختلف نام دیئے جاتے ہیں۔ اردو میں اسے "قتلِ غیرت"،

سندھی میں "کاروکاری"، پنجابی میں "کالا کالی"، بلوچی میں "سیہ کاری"، پشتو میں "تورہ توری" اور انگریزی میں " Honour killing" کہا جاتا ہے۔ یہ خواتین پر گھریلو تشدد کی بدترین اور سنگین ترین شکل ہے۔[3]

غیرت کے نام پر ہونے والی کانفرنس میں جو نتائج سامنے آئے ان کا سب سے بڑا سبب علم کا نہ ہونا ہے۔الفاظ ملاحظہ ہوں:

> *"It was therefore concluded that the major problem lies in the rural area where such crimes are not only accepted but considered as the norm, lack of literacy, poverty etc may be some of the reasons behind this heinous crime."*[4]

> "نتیجہ کے طور پر کہا جا سکتا ہے جس جگہ پر قتلِ غیرت جیسے جرائم نہ صرف قابل قبول ہوتے ہیں بلکہ رواج کی حیثیت رکھتے ہیں، یہ علم کے نہ ہونے، غربت کے ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں"۔[3]

"برطانوی وزارتِ خارجہ کی ایک رپورٹ کے مطابق گذشتہ برس بھی پاکستان میں 'غیرت' کے نام پر عورتوں کے قتل اور ان پر تشدد کے واقعات میں تسلسل دیکھنے میں آیا ہے۔حال ہی میں جاری کی گئی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سنہ 2016 میں بھی پاکستانی خواتین کو تشدد سمیت مختلف سنگین مسائل کا سامنا رہا اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے خاطر خواہ بہتری نہیں آئی۔رپورٹ کے مطابق عورتوں کے خلاف تشدد کے اکثر واقعات میں خاندان کے افراد ہی ملوث پائے گئے ہیں۔ رپورٹ میں معروف سوشل میڈیا سٹار قندیل بلوچ کے اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہونے کا ذکر بھی شامل ہے۔"[5]

مذکورہ بالا[6] میں دیئے گئے چارٹ کے مطابق پاکستان میں قتل غیرت میں کافی اضافہ ہوا ہے صرف 2010 سے 2015 تک 39 فیصد کا اضافہ ہوا ہے:

**(2) عزت کا تحفظ**:

اسلام کی نظر میں بحیثیت انسان، تمام انسان قابل تکریم ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ [7]

"بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی"

باقی اللہ تعالیٰ کے نزدیک برتری کی وجہ جنسیت یا قومیت نہیں بلکہ انسان کے اپنے اعمال ہیں۔ دین اسلام مرد اور عورت کو یکساں طور پر عزت کا حق دیتا ہے۔ عزت کی حفاظت کیلئے ہر اس کام کو ناجائز قرار دیا گیا ہے جو کسی کی ہتک عزت کا سبب بنتا ہے: جیسے گالی گلوچ، غیبت، چغلخوری وغیرہ ایک پاکدامن عورت کیلئے سب سے زیادہ اہم اس کی عصمت کی حفاظت ہوتی ہے۔ دین اسلام نے عورت کی عصمت کی ہر لحاظ سے حفاظت فرمائی ہے اگر کوئی بھی شخص کسی پاکدامن عورت پر جھوٹا الزام لگاتا ہے جس سے اس کی عزت مجروح ہوتی ہے تو دین اسلام اس کے لئے ایک سزا تجویز کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ [8]

"اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو ان کو اسی درے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہی بدکردار ہیں"

### جبری زنا کی وجہ سے حق تحفظ عزت سے محرومی:

ایک پاکدامن عورت کے نزدیک اپنی عزت کی اہم ترین چیز حفاظت عصمت ہے لیکن یورپ کے جنس پرستی کے ماحول میں جہاں عورت برضا وخوشی استعمال ہونے سے بچ جاتی ہے تو اسے جبری طور پر ہوس کا نشانہ بنایا جاتا ہے

ڈاکٹر ذاکر نائیک کے الفاظ میں: ''مغرب عملی طور پر عورت کو داشتہ اور طوائف کی سطح پر لے آیا ہے، اسے ایک ایسی شے بنا ڈالا ہے جس سے مرد لطف اندوز ہوتے ہیں، آرٹ اور کلچر کے خوبصورت پردوں کے پیچھے اس کا استحصال کیا جاتا ہے کہ وہ جنس کے متلاشیوں اور کاروباریوں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہ گئی ہے جس کا اسے احساس بھی نہیں''[9]

دنیا کے مختلف براعظموں کی اس رپورٹ کے مطابق جو کہ 2003 سے 2008 تک کے اشاریات کو جمع کرتی ہے جس کے مطابق ویسٹرن یورپ میں جبری زنا کاریشو سب سے زیادہ پایا جاتا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل چارٹ میں درج ہے:

**Rape at the national level, number of police-recorded offences**

| | | Counts | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| **Region** | **Sub-region** | 2003 | 2004 | 2005 | 2006 | 2007 | 2008 |
| Africa | Eastern Africa | 4,448 | 7,026 | 6,193 | 6,322 | 6,314 | 5,526 |
| | Middle Africa | 451 | 555 | 592 | 580 | 447 | |
| | Northern Africa | 1,361 | 1,104 | 895 | 1,606 | 1,278 | 2,406 |
| | Southern Africa | 785 | 849 | | | 1,797 | 1,878 |
| | Western Africa | | | | | 227 | 79 |
| Americas | North America | 94,450 | 95,719 | 94,912 | 93,327 | 90,955 | 89,491 |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | |
| | Central America | 576 | 600 | 20,430 | 20,865 | 3,276 | |
| | South America | 10,833 | 11,511 | 6,496 | 8,245 | 1,980 | 2,233 |
| Asia | Central Asia | 333 | 314 | 1,980 | 1,957 | 1,818 | 1,601 |
| | Eastern Asia | 8,827 | 8,967 | 2,396 | 2,262 | 2,121 | 1,936 |
| | South-Eastern Asia | 3,218 | 3,047 | 8,201 | 8,038 | 2,409 | 2,585 |
| | Southern Asia | 1,380 | 1,433 | 18,550 | 19,558 | 5 | 9 |
| | Western Asia | 3,137 | 3,384 | 3,608 | 3,645 | 2,757 | 2,767 |
| Europe | Eastern Europe | 15,267 | 15,576 | 15,717 | 15,056 | 12,869 | 11,649 |
| | Northern Europe | 19,363 | 20,651 | 22,310 | 21,887 | 20,006 | 21,137 |
| | Southern Europe | 3,661 | 4,577 | 7,190 | 7,744 | 3,362 | 3,052 |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | |
| | Western Europe | 24,272 | 24,629 | 23,987 | 23,849 | 21,447 | 21,027 |
| Oceania | Melanesia | | | 1,192 | 1,415 | 1,375 | 1,364 |

یہ خاکہ اس رپورٹ کی خلاصہ جو ادارہ UNODC نے جاری کی تھی جس کی تفصیل ان کی آفیشیل[10] ویب سائٹ پر دیکھی جاسکتی ہے یا پھر وہ مکمل چارٹ اس لنک[11] سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

**جنسی بے راہ روی کی وجہ سے عصمت دری:**

"فرانس میں پہلے پہل جنسی آزادی یا جنسی انارکی نے فروغ پایا، پھر اس انارکی نے روایات کا درجہ اختیار کرلیا، فرانس کی نادر روایات میں سے ایک روایت یہ بھی تھی کہ مرد وزن سرراہ بوس وکنار کرتے، بسوں اور پارکوں میں محو اختلاط ہوتے، مگر کسی کو اعتراض نہ ہوتا، بلکہ اعتراض کا نشانہ وہ بنتا، جو ان باتوں پر ناک بھوں چڑھاتا۔"[12]

"ڈنور" کی عدالت برائے جرائم اطفال کا جج "بن لنڈسے" میں لکھتا ہے: "Revolt of Modern Youth") اپنی کتاب (Ben Lendsey ہائی اسکول کی کم عمر والی چار سو پچانوے لڑکیوں نے خود میرے سامنے اقرار کیا کہ ان کو لڑکوں سے منفی تعلقات کا تجربہ ہو چکا ہے اور ان میں صرف پچیس ایسی ہیں جن کو حمل ٹھہر گیا تھا"۔[13]

پروفیسر ثریا بتول لکھتی ہیں:

"(مغرب میں) اسقاطِ حمل جائز قرار پانے کے باوجود ناجائز اور غیر قانونی بچوں کی کثرت ہو رہی ہے، مغربی بچوں کی کم از کم 30٪ تعداد غیر قانونی بچوں کی ہے اور یہ بچے تنہا عورت یعنی کنواری ماں کا دردِ سر ہیں، یہی صورتِ حال فرانس میں ہے کہ اس کا ہر پانچواں بچہ ناجائز ہے، جبکہ برطانیہ میں ہر چوتھا بچہ غیر قانونی ہے، اب ناجائز اور جائز بچوں میں کوئی فرق روا نہیں رکھا جاتا، بلکہ ایسے قوانین بنا دیئے گئے ہیں کہ کنواری ماؤں کو پورا تحفظ حاصل ہو۔"[14]

یہی وجہ ہے کہ یورپی ممالک میں ناجائز بچوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ چکی ہے اور اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں کتنی جنسی بے راہ روای ہے جو کہ شرعی لحاظ سے عصمت دری ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق:

لاطینی ریاستوں میں یہ شرح (74-44) فیصد جنوبی افریقہ میں (59) فیصد اور سویڈن میں (55 فی صد) ہیں یورپ میں شرح 18 فیصد سے بڑھ چکی ہے شمالی امریکہ میں یہ شرح کافی بڑھ چکی ہے نیوزی لینڈ میں 47 فیصد ریاست ہائے متحدہ امریکہ 41 فیصد ان دوملکوں میں دس میں میں سے چار پیدائشیں ناجائز بچوں کی ہوتی ہیں۔ باقی ممالک میں یہ شرح مندرجہ ذیل چارٹ سے واضح ہوتی ہے:

[15] (Global Children's Trends)

**(3) حق حسن سلوک:**

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ خصوصی حسن سلوک کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا کہ:

استوصوا بالنساء فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء

"عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں کیوں کہ عورتوں کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دیں گے تو وہ ٹیڑا ہی رہے گا لہٰذا عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آیا کریں۔"[16]

قرآن وحدیث کے بے شمار دلائل موجود ہیں جن میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔

**جہالت کی وجہ سے حق حسن سلوک سے محرومی:**

مختلف معاشروں میں عورتوں کو نہ صرف ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے بلکہ ان کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کئی معاشرے جہالت کی بنیادوں پر قائم ہیں جہاں یہ طرز عمل ایک اجتماعی شکل اختیار کیا گیا ہے کہ وہاں کہ لوگ عورتوں کو مارنا اپنے لئے فخر سمجھنے لگے ہیں۔

**ایک اخباری رپورٹ کے مطابق:**

> "خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والے ایک غیر سرکاری ادارے عورت فاؤنڈیشن کے جاری کردہ عداد شمار کے مطابق 2014ء میں پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں پنجاب بھر میں سب سے زیادہ خواتین پر تشدد کے 7 ہزار سے زائد کیسز رپورٹ ہوئے۔مذکورہ سال میں خواتین کو اغوا کرنے کے ایک ہزار 7 سو 7 کیسز جبکہ ریپ اور گینگ ریپ کے ایک ہزار 4 سو 8 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔این جی او کی جانب سے پیش کیے جانے والے عدادوشمار کے مطابق پنجاب میں دیگر صوبوں کے مقابلے میں پنجاب بھر میں عزت کے نام پر قتل کے سب سے زیادہ 340 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔غیر سرکاری ادارے کے مطابق پاکستان میں ہر روز چھ خواتین کو اغوا اور چھ کو قتل، چار خواتین کے ساتھ ریپ اور تین خواتین کی خودکشی کے واقعات سامنے آتے ہیں۔پنجاب میں خواتین پر بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر ڈومیسٹک وایلنس بل کو پنجاب اسمبلی میں متعارف کروانا ضروری سمجھا جارہا ہے، جو سوشل ویلفئر ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے التواء کا شکار ہے۔ڈومیسٹک وایلنس بل کے حوالے سے عورت فاؤنڈیشن کے چیف آپرٹینگ آفسر نعیم مرزا کا کہنا تھا کہ بل پر سوشل ویلفئر ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے کام جاری ہے اور سول سوسائٹی نے اس کی تیاری میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔عورت فاؤنڈیشن کی جانب سے اخبارات اور میڈیا پر آنے والی خبروں پر مبنی جو رپورٹ مرتب کی گئی ہے، اس کے مطابق 2014 ء کے دوران صرف صوبہ پنجاب میں, جہاں خواتین پر تشدد کے سب سے زیادہ واقعات پیش آئے، خواتین پر تشدد کے رپورٹ ہونے والے کیسز کی تعداد سات ہزار سے زائد ہے۔"[17]

"ملکی پارلیمنٹ میں وزارت قانون اور انسانی حقوق کی جانب سے پیش کی گئی ایک رپورٹ، پاکستان میں خواتین پر تشدد کے واقعات کی صرف ایک جھلک پیش کرتی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق 2009 ء تا 2014ء یعنی صرف پانچ سال کے عرصے میں خواتین سے صرف زیادتی کے ہی 14,583 کیسز درج ہوئے۔ دوسری جانب خواتین سے متعلق مسائل پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم، عورت فاؤنڈیشن کے مطابق اصل واقعات کی تعداد حکومتی اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔"[18]

**(4) معاشی حقوق کا تحفظ :**

دین اسلام نے عورت کو معاشی طور پر ایک ایسا اعلیٰ اور مقدس مقام عطا فرمایا ہے جو مقام کسی اور سوسائٹی یا مذہب نے نہیں دیا ہے۔ اسلام اسے ایک ایسا معاشی استحکام دیتا ہے کہ وہ اپنی فطری کسی بھی کمزوری کی وجہ سے کٹھ پتلی نہ بنے جیسے مغربی معاشرے نے مساوی حقوق دینے کے نام پر عورت کو ایسے کاموں پر لگا دیا جو ان کیلئے مناسب بھی نہیں تھے۔ اور عورتوں کے جو بنیادی حقوق تھے ان سے محروم کرکے ان کے حصول کیلئے مساویانہ تقسیم کے نعرے سے ایک ایسی دوڑ میں لگادیا جس مین عورتوں کا استعمال اور استحصال ہی ہوا :

دین اسلام عورتوں پانچ معاشی حق ادا کرتا ہے :

**نان ونفقہ :**

شادی سے قبل اس کا نان ونفقہ والدین کے ذمہ داری ہے اور شادی کے بعد شوہر کی ذمہ داری ہے، بیوی کتنی بھی مالدار کیوں نہ ہو لیکن شوہر اس کی مالی نان ونفقہ سے بری ء الذمہ نہیں ہوسکتا۔

**مہر:**

عورت کا حق مہر ادا کرنا مرد پر لازم قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ :

وَآتُواْ النَّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَّرِيئاً[19]

"عورتوں کو ان کا مہر بخوشی ادا کریں اگر وہ اپنی رضا خوشی سے کچھ حصہ معاف کردیں تو اسے مزے سے کھاؤ"

کئی مذاہب اور معاشروں میں عورت کو حق وراثت سے محروم رکھا گیا ہے لیکن دین سے عورت کو مختلف جہات کی اعتبار سے وراثت میں حصے مقرر کردیئے ہیں ایک جہت کے حوالے فرمان باری تعالیٰ ہے :

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ[20]

"مرد کو عورتوں کے دو برابر حصے ملیں گے "

**حق ملکیت :**

عورت کو جو جائیداد بطور وراثت کے ملے یا حق مہر میں ملی ہوئی رقم کسی بھی حلال طریقے سے اگر وہ کسب کرتی ہے تو دین اسلام اسے مکمل طور پر ملکیت کا حق دیتا ہے۔ کئی معاشرے اور مذہب عورت کے حق ملکیت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں

**حق تصرف در ملکیت :**

عورت کے پاس جو ملکیت اس کے حوالے سے اس کو مختلف اختیار ہے کہ وہ جہاں چاہئے خرچ کرے، ہبہ کرے۔ کسی بھی مصرف میں خرچ کرسکتی ہے۔

اس مضموں میں ان میں سے ایک اہم ترین حق، حق وراثت کی تفصیل دی جارہی ہے :

**(5) حق وارثت :**

اسلام سے قبل کے ادیان اور مذاہب یا مختلف معاشروں میں عورت کو میراث کے حق سے محروم رکھا گیا تھا جس کی

مختصر سی تفصیل محمد رضا کے مضموں سے مقتبس حسب ذیل ہے :

"1۔یہودی مذہب میں عورت کو میراث سے محروم رکھا گیا ہے:چاہے کہ وہ ماں ، بہن ، بیٹی یا کوئی اور ہو۔ البتہ اگر کوئی مرد نہ ہو تو پھر اسے وراثت ملے گی ، جیسے اگر بیٹا موجود ہے تو بیٹی کو کچھ نہیں ملے گا، جب کہ بیوی کو شوہر کے ترکہ سے کسی بھی صورت میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔

2۔ رومیوں کے ہاں عورت کی میراث :ان کے ہاں عورت کو مرد کے برابر حصہ ملتا تھا۔ لیکن بیوی کو اپنے شوہر کے ترکہ سے کچھ بھی نہیں ملتا تھا تاکہ اس خاندان کا مال دوسرے خاندان میں منتقل نہ ہوجائے ، اسی کا لحاظ کرتے ہوئے اگر کسی عورت نے اپنے باپ سے میراث پائی ہو اور جب وہ مرجائے تو اس کے ترکہ سے اس کے بیٹے اور بیٹیوں کے بجائے اس کے بھائیوں کو حصہ ملتا تھا۔

3۔ سامی قوموں ( قدیم مشرقی قوموں ) کے نزدیک عورت کی میراث :اس سے مراد طورانی، سریانی ، شامی ، اشوری ، یونانی قومیں ہیں جو عیسی علیہ السلام کی ولادت سے قبل مشرق میں آباد تھیں۔ ان کے نزدیک میراث کا نظام یہ تھا کہ باپ کے بعد بڑا بیٹا باپ کی جگہ لیتا تھا ، اگر وہ موجود نہ ہوتا تو مردوں میں سب سے زیادہ ارشد مرد کو مقرر کیا جاتا ، پھر بھائیوں کی باری، ان کے بعد چاچا کی باری ہوتی تھی۔ ان کے ہاں عورتوں اور بچوں کو کلی طور میراث سے محروم کردیا جاتا تھا۔

4۔ قدیم مصریوں کے ہاں عورت کی میراث :ان کے ہاں میت کے تمام اقرباء کو جمع کیا جاتا تھا جن میں اس کا باپ ، ماں ، بیٹے ، بیٹیاں ، بھائی ، بہنیں ، چاچے ، ماموں ، موسیاں اوربیوی سب شامل ہوتے تھے اور ہر ایک کو برابر برابر حصہ ملتا تھا۔ جن میں مرد ، عورت اور چھوٹے ، بڑے میں کوئی تمیز نہیں ہوتی تھی۔

5۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے ہاں عورت کی میراث :اس زمانہ میں ان کے نزدیک تقسیم میراث کا کوئی مستقل یا خاص نظام نہ تھا ، وہ لوگ مشرقی دیگر اقوام کے طریقے پر چلتے تھے۔ وہ اپنی میراث کے حقدار صرف ہتھیار اٹھانے کے قابل مردوں کو سمجھتے تھے ، عورتوں اور بچوں کو اس سے کلی طور محروم رکھتے ہیں، چھوٹی بچیوں کو کبھی کبھار زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔ اور اگر کوئی مرد مرجاتا تو اس کے گھرکے مرداس کی بیوی کے مالک اسی طرح بن جاتے جس طرح اس کے ترکہ کے مالک بن جاتے ، اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ شادی کرلیتے اور اسے کچھ بھی مہر نہ دیتے ، یا اپنی مرضی سے اس کی شادی کسی اور کے ساتھ کردیتے ،اور مہر خود کھالیتے ، یا اگر چاہتے تو عمر بھر اسے بغیر شادی ہی رہنے پر مجبور کرتے ، اور کبھی سوتیلا بیٹا بھی اس کے ساتھ جبری شادی کرتا تھااور اس کا مالک اسی طرح بن جاتا جس طرح اپنے باپ کے ترکہ کامالک بن جاتا تھا۔"[21]

**مال وراثت میں عورت کو وارث بنایا گیا ہے :**

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا[22]

"جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے۔"

پاک وہند میں اکثر عورتوں کو اس حق سے محروم رکھا جاتا ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے والدین شادی کے وقت عورت کو کچھ نا کچھ تحفائف کی صورت میں دیتے جسے رسم جہیز کہا جاتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :

**رسم جہیز کی وجہ سے حق میراث کی تلفی:**

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں :

الجهاز مايعد من متاع وغيره التجهيز حمل ذالک او بعثه.

"جہاز وہ سامان یا دیگر چیزوں سے تیار کیا جاتا ہے اور تجہیز اس کے اٹھانے یا بھیجنے کو کہا جاتا ہے"

"جہاز اس سامان کو کہا جاتا ہے جو (کسی کے لئے) تیار کیا جاتا ہے اور اسی سے تجہیز ہے جس کے معنی ہیں اس سامان کو اٹھانا یا بھیجنا۔"[23]

**اسلامی انسائیکلوپیڈیا کے مطابق:**

" جہیز وہ سازو سامان ہے جو لڑکی کو نکاح کے بعد اس کے ماں باپ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔"[24]

"تمام والدین اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت اپنی خوشی سے تحفہ کے طور پر ضروری سامان دیتے ہیں لیکن اس کو اسلام سے منسوب کرنا سراسر غلط ہے"۔[25]

"قرآن و حدیث میں کہیں بھی اس کا اشارہ تک بھی نہیں ملتا کہ اس قسم کی چیزوں کی فراہمی لڑکی یا اس کے باپ کی ذمہ داری ہے یعنی یہ کہ جب تم اپنی لڑکی کی شادی کرو تو رخصت کرتے وقت اس کو کچھ سامان بطور جہیز ضرور دو کیونکہ یہ ایک خلاف عقل اور خلاف فطرت بات ہے۔ چونکہ ہندوؤں کے ہاں لڑکی کو باپ کے ورثہ میں سے کچھ نہیں ملتا اس لئے والد نکاح کے وقت اس کا دل خوش کرنے کی غرض سے جو کچھ ہوسکتا ہے وہ دے دیتا ہے۔ کیونکہ اب سسرال والے لڑکی پر جتنا ظلم کریں وہ باپ کے گھر واپس نہیں آسکتی، ساس سسر سے علیحدہ گھر میں نہیں رہ سکتی، باپ کی وراثت میں حصہ نہیں پاسکتی، شوہر کے انتقال پر دوسری شادی نہیں کرسکتی، اسی شوہر کے ساتھ جل کر مرنا ہوگا یا پھر ہمیشہ بیوہ کی حالت میں زندگی گزارنی ہوگی۔"[26]

**(۶) حصول تعلیم کے حق سے محرومی:**

دین اسلام حصول تعلیم کو مرد اور عورت کیلئے یکساں قرار دیتا ہے چونکہ انسان کی پرورش کا پہلا ادارہ ماں کی گود ہوتا ہے لہٰذا عورت کا تعلیم یافتہ ہونا لازمی ہے تاکہ اس کی گود میں پروش پانے والی نسلیں تہذیب اور اخلاق ی تربیت کے زیور سے آراستہ ہوں یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عورت کی تعلیم دلانے کا دہرا اجر بیان کیا ہے :

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ( ثلاثة لهم أجران رجل من أهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد صلى الله عليه و سلم والعبد المملوك إذا أدى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده أمة يطؤها فأدبها فأحسن أدبها وعلمها فأحسن تعليمها ثم أعتقها فتزوجها فله أجران [27]"(ا)

ترجمہ: تین لوگوں کیلئے دہرا اجر ہے ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں اپنے نبی پر ایمان لے آتا ہے پھر محمد ﷺ پر ایمان لے آیا، دوسرا وہ شخص جو اپنے آقا کے اور اللہ کے حقوق کو قبول کرتا ہے اور وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو جسے وہ اچھی تربیت اور اچھی تعلیم دے پھر اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے اس کیلئے بھی دہرا ثواب ہے"

رسول اکرم نے عورتوں کی تعلیم دینے کیلئے ایک دن مخصوص کیا تھا

قال النساء للنبي صلى الله عليه و سلم غلبنا عليك الرجال فاجعل لنا يوما من نفسك فوعدهن يوما لقيهن فيه فوعظهن وأمرهن[28]

ایک حدیث میں یہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ [29]

"جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی ان کی اچھی تربیت کی اور ان کی شادی کروادی اور ان سے اچھا سلوک کیا تو اس کیلئے جنت ہے"

لیکن پاک و ہند میں کئی ایسی وجوہات ہیں جن کی وجہ اکثر لڑکیاں تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں

"یونیسکو کی جانب سے شایع ہونے والی حالیہ ایجوکیشن فار آل گلوبل مانیٹرنگ رپورٹ (ای ایف اے جی ایم آر) کے مطابق پاکستان نائیجیریا کے بعد دوسرا ملک ہے جہاں اسکول تک رسائی نہ رکھنے والے بچوں کی تعداد ڈھائی کروڑ ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ 7 سے 15 سال کی 62 فیصد لڑکیوں نے کبھی اسکول کی شکل نہیں دیکھی۔ بنگلہ دیش اور بھارت میں بالترتیب 9 فیصد اور 30 فیصد لڑکیوں کے اسکول نہ جانے کے مقابلے میں پاکستان سے متعلق اعداد و شمار نہایت اہم ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسکول میں اپنی زندگی کا کل وقت گزارنے والی نوجوان خواتین سے متعلق نچلی درجہ بندی میں پاکستان دنیا کے دس ممالک میں شامل ہے۔ رپورٹ بتاتی ہے کہ اسکول جانے والی 17 سے 22 سال کی لڑکیاں اسکول میں اوسطاً مجموعی طور پر ایک سال کا وقت گزارتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں بھارت اور بنگلہ دیش کے اسکولوں میں لڑکیوں کا کل گزارا ہوا اوسط وقت بالترتیب 2.9 سال اور 4.4 سال ہے۔ پاکستان کا جنوبی ایشیائی ممالک کے ساتھ موازنہ بہت اہم ہے جہاں مجموعی طور پر ثقافت اور سماجی و معاشی ترقی ملتی جلتی ہے۔"[30]

**نتائج:**

اس مختصر تحقیقی مضمون سے یہ نتائج برآمد ہوئے ہیں:

(1) دین اسلام عورت کو بنیادی حقوق میں مساویانہ حصہ دیتا ہے۔

(2) دین اسلام عورتوں کے حقوق کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ ان کی حفاظت کیلئے قوانین وضع کئے ہیں۔

(3) مختلف وجوہات کی بنیاد پر عورتوں کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا جاتا ہے جبکہ ان وجوہات کا ازالہ مکمل طور پر دین اسلام میں موجود ہے۔

**خلاصہٗ تحقیق:**

اس مختصر تحقیقی مضمون میں عورتوں کے بنیادی حقوق کو مدلل طریقے سے لکھا گیا ہے اور ان وجوہات کو بھی بیان کیا گیا ہے جن کی وجہ سے عورتوں کے بنیادی حقوق متاثر ہوتے ہیں چاہے ان وجوہات کا تعلق رسم ورواج سے ہو یا خود ساختہ معاشرتی اقدار سے۔اس مضمون میں یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ دین اسلام عورت کو عزت کا اعلیٰ مقام اس کے انسان ہونے کے ناطے دیتا ہے جبکہ دیگر ترقی یافتہ معاشرے ترقی یا مساویانہ حقوق کے نام نھاد نعروں کے تحت اسے نہ صرف استعمال کرتے ہیں بلکہ اس کے حقوق کا مکمل طور پر استحصال کرتے ہیں اور اسے ایک ایسی جگہ پر لا کھڑا کر دیا ہے کہ جہاں سے اس کی واپسی ناممکن دکھائی دیتی ہے۔ان چند صفحات میں ایسے معاشروں میں عورتوں کے حقوق کے استحصال ، وجوہات واسباب اور نقصانات کی تفصیل اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل وجائزہ پیش کیا گیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

**حوالہ جات (References)**

---

[1] التکویر: ۰۸

[2] الاسراء/۳۱

[3] ڈاکٹر ارشد منیر لغاری، غیرت کے نام پر قتل کی روایت (نبویؐ معاشرے سے پاکستانی معاشرے تک)،کتاب نگر،ایس ایس مال، نصرت روڈ،ملتان کینٹ،۲۰۱۶ء ص: ۱۷-۲۲

[4] Honour killing Murder, An International conference, British Council Karachi, 24-26 NOV-2005, P-17

[5] اطہر کاظمی ، برطانوی رپورٹ حوالہ: http://www.bbc.com/urdu/pakistan-39159854 ماخوذ مؤرخہ ۱۰-۰۷-۲۰۱۷

[6] *BBC News, Cleric who appeared in selfies investigated, retrieved on 10-07-2017*

[7] الاسراء: ۷۰

[8] النور ۴

[9] ڈاکٹر ذاکر نائیک: اسلام میں خواتین کے حقوق، لاہور، دارالنوادر اردو بازار ص ۱۴

[10] https://www.unodc.org/

[11] https://goo.gl/HtPJuf

[12] ۔ محمد قطب، سید، اسلام اور جدید مادی افکار، سجاد احمد کاندھلوی (مترجم)، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۴، ص ۲۲۳۔

.[13] Wainwright, Ben Barr Lendsey(contributor),The Revolt of Modern Youth, Boni & Live right, 1925,p-64

[14] علوی، ثریا بتول، جدید تحریک نسواں اور اسلام، منشورات، لاہور، ستمبر ۲۰۰۰، ص ۲۸۔

[15] Global Children's Trends :https://goo.gl/dW2Vao retrieved on 11-07-2017

[16] صحیح بخاری، ناشر دار ابن کثیر—یمامہ-بیروت طبع سوم ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء ج ۳ ص ۱۲۱۲

[17] زری جلیل، پنجاب خواتین پر تشدد کے واقعات حوالہ: 1016885https://www.dawnnews.tv/news/

ماخوذ مؤرخہ: ۱۱-۰۷-۲۰۱۷

[18] پاکستان میں خواتین پر تشدد مسلسل بڑھتا ہوا، ڈی ڈبلیو ربط: uGPz7 https://goo.gl/N

[19] النساء: ۴

[20] النساء: ۱۱

[21] حوالہ: محمد رضا اسلام میں میراث کا نظام اور معاشرے میں خواتین کی حق تلفی، حوالہ 272017/2015-Sep-29http://dailypakistan.com.pk/columns/ ماخوذ مؤرخہ: 2017-07-10

[22] النساء: ۷۰

[23] راغب اصفہانی، امام مفردات، القرآن، شیخ شمس الحق ۳۳۸ اقبال تاؤن لاہور، س ن، ۲۳۸)

[24] قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفضل تاجران کتب، اردو بازار لاہور، ص ۷۵۶

[25] شہزاد اقبال شام، اسلام مین عورت کی استثنائی حیثیت اور اس کی وجوہ، شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۷ء ص ۲۰

[26] موسیٰ خان، اسلام مین عورت کی حیثیت، دعا پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۴ء ص ۱۰۴

[27] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ناشر دار ابن کثیر—یمامہ-بیروت طبع سوم ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء ج ۱ ص ۴۸

[28] صحیح بخاری، ناشر دار ابن کثیر—یمامہ-بیروت طبع سوم ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء ج ۱ ص ۵۰

[29] سجستانی ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، ناشر: دارالکتاب العربی—بیروت ج ۴ ص ۵۰۲

[30] مھوش روشانی، خواتین کی تعلیم حوالہ: 301465https://www.express.pk/story/ ماخوذ مؤرخہ 10-07-

2017